Dyal Singh Journal of Humanities and Social Sciences (DSJHSS) ISSN (P): 3006-6522
Vol. 2, No. 1, 2024, pp. 26-36 ISSN (E): 3006-6530

A Critical Review of Tabasum Batalvi's Poetry

تبسم بٹالوی کی شاعری کا تنقیدی جائزہ

Muhammad Zahid[1]

Dr. Ghulam Mustafa[2]

Dr. Muhammad Aman Ullah Khan[3]

Abstract

Tabsum Batalvi is a prominent figure of Urdu poetry from Toba-Tek Singh.in his poetry he has specially portrayed the social issues of Pakistan in the following of Akbar Ala Abadi. Literature is the reflection of any society. It represents the civilization, culture, rituals along with the political and historical circumstances. It brings to light the economic life of the individual living in that society. Tabsum wrote unique poems on different social issues like Dengue, Corona, Polio and Smoking etc. A point worth mentioning about Tabsum Batalvi's poetry is that his poetic creations are a pathway towards his era, through which the reader can easily understand his age. The article in hands is a thorough critical study of his poetry and study of poetic effect and observations of his personality on his poetry.

Received: 12-01-24

Reviewed: 28-04-24

Accepted: 13-06-24

Published: 30-06-24

Keywords: Social Issues, Civilization, Culture, Observations, Political, Historical, Social

This is an open access article distributed under the terms of CC-BY-4.0, which permits unrestricted use, distribution, reproduction, and adaptation in any medium and for any purpose with proper attribution to the original author(s), title, journal, and URL.

[1] PhD Scholar, Department of Urdu, Al-Hamd Islamic University Islamabad
[2] PhD Urdu, Kehkashan Colony, Samundari, Faisalabad
[3] Resource Person, AIOU, Islamabad, (PSED, Punjab)

تبسمؔ بٹالوی گوجرہ کے ایک معروف شاعر اور سماجی شخصیت ہیں۔ان کے سترہ(۱۷)اُردو شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔اس طرح وہ گوجرہ کے شعری ادب کے بڑے شاعر شمار کیے جاتے ہیں۔گوجرہ شہر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں علمی و ادبی اور سپورٹس کے حوالے سے ہمیشہ سرفہرست رہا ہے۔گوجرہ میں ادبی سرگرمیوں کا آغاز قیام پاکستان سے قبل ہو چکا تھا۔ ادبی تنظیموں اور مشاعرہ جات کے حوالے سے بھی گوجرہ کو ضلع بھر میں امتیازی حیثیت حاصل ہے۔

بشیر ربانیؔ لکھتے ہیں:

> ”گوجرہ میں شعروسخن اور علم وادب کے حوالے سے ماحول شروع ہی سے ساز گار رہا ہے پہلے پہلے آباد ہونے والے خانہ بدوش گجرات کو آپس میں بیٹھ کر ایک دوسرے کو کہانیاں اور اشعار سناتے۔باقاعدہ ادبی سرگرمیوں کا آغاز ۱۹۴۲ء میں ہوا جب ماسٹر چرن جیت سنگھ کی سربراہی میں ”بزم ادب “قائم کی گئی۔“(1)

تبسمؔ بٹالوی ۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو مندر والی گلی، گوجرہ میں پیدا ہوئے۔ان کے والد نذیر احمد بٹالوی مرحوم بٹالہ، انڈیا سے ہجرت کر کے گوجرہ میں آباد ہوئے تھے وہ عربی فاضل اور منشی فاضل تھے۔اس طرح تبسمؔ بٹالوی کو گھر سے ہی علمی وادبی ماحول میسر آیا جو ان کی شعری سرگرمیوں کے لیے کارآمد ثابت ہوا۔تبسمؔ بٹالوی حصولِ روزگار کے حوالے سے کئی کاموں سے وابستہ رہے تاہم آخر کار اپنے ہی گھر میں ذاتی کاروبار سے وابستہ ہو گئے جو ان کی ادبی پرورش کے لیے بار آور ثابت ہوا۔۱۹۹۰ء میں انھوں نے شاعری کا آغاز کیا۔مشاعروں میں شرکت،ادبی تنظیموں کا قیام اور شعری سرگرمیوں کا انعقاد بیک وقت چلتا رہا۔۲۰۱۰ء میں وہ گوجرہ کے شعری ادب کے صاحبِ کتاب شاعر کی حیثیت سے منظر عام پر آئے۔

اسلم غزالیؔ لکھتے ہیں:

> ”ان کی غزلوں کی پہلی کتاب”بے نام“۲۰۱۰ء میں منظر عام پر آئی جس نے ضلع بھر سے دادِ تحسین حاصل کی۔“(2)

تبسمؔ بٹالوی بیک وقت شاعر اور سماجی کارکن ہیں۔انھوں نے دونوں شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کا بہترین انداز میں استعمال کیا ہے۔مزید براں اپنی شاعری سے سماجی خدمت کو پروان چڑھایا ہے۔گوجرہ میں حافظ عباس علی کی زیر نگرانی مصور ویلفئیر کونسل(رجسٹرڈ) گوجرہ کا قیام ۱۹۹۸ء میں عمل میں آیا۔۲۰۰۰ء میں تبسمؔ بٹالوی مصور ویلفئیر کونسل(رجسٹرڈ) گوجرہ سے وابستہ ہو گئے۔انھوں نے اپنی ادبی تسکین کے لیے اس کونسل میں مصور رائٹرز کلب کے نام سے شعبہ ادب کا اجرا کیا۔اس طرح سماجی خدمت کے اس پلیٹ فارم سے ادبی سرگرمیوں کا بھی آغاز ہوا۔اس وقت تک مصور رائٹرز کلب گوجرہ کے پلیٹ فارم سے ۲۵۱ مقامی مشاعرے اور ۵ آل پنجاب مشاعرے منعقد ہو چکے ہیں۔۲۰۱۹ء میں تبسمؔ بٹالوی کے اُردو غزلوں پر مشتمل ۲ شعری مجموعے ” ترقیم“اور”

Dyal Singh Journal of Humanities and Social Sciences (DSJHSS) ISSN (P): 3006-6522
Vol. 2, No. 1, 2024, pp. 26-36 ISSN (E): 3006-6530

برسات کے موسم" میں شائع ہوئے۔ سہلِ ممتنع بحر رمل مقصور میں اردو غزلوں پر مشتمل شعری مجموعہ "تسلسل" ۲۰۲۱ء میں شائع ہوا۔ ایک ہی بحر نے شاعر کی مہم جوئی اور مشکل پسندی کو بھی عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ یہ رواں غزلوں پر مشتمل شعری مجموعہ تبسمؔ بٹالوی کی منفرد طبع سخن کا ترجمان ہے۔ تبسمؔ بٹالوی کی غزلیں سادگی، سلامت اور روانی کی آئینہ دار ہیں۔ ان کی غزلیہ شاعری بھی سماجیات کی روایات اور اقدار سے مرصع نظر آتی ہے۔ ندرت فکر اور غم جاناں سے معمور شاعری شعریت کے حسن میں اضافہ کرتے نظر آتے ہیں۔ تبسمؔ بٹالوی کی غزلیں حسن و عشق کے ساتھ ساتھ سماجی احساسات سے منسلک نظر آتی ہیں۔

ڈاکٹر سعید اقبال سعدیؔ لکھتے ہیں:

"اس کے ذہن اس کی سوچ اور اس کی فکر میں ایک خاص ہم آہنگی موجود ہے۔ جو اپنے الفاظ کے برمحل کے استعمال کی فن کارانہ اور کاریگری سکھاتی ہے اس کی اسی ہم آہنگی اور مہارت نے دنیائے فن میں آگے بڑھنے کے لیے تمام راہیں ہموار کر دی ہیں۔" (3)

نمونہ کلام

تیرے خوابوں میں آ بھی سکتا ہوں
اپنی آنکھوں کو باوضو رکھنا (4)
میں کیسے خوش نظر آؤں تجھے تیری حویلی میں
کہ دل کے اجڑے گلشن کو بہاروں کی ضرورت ہے (5)

"برسات کے موسم میں" ردیفی غزلوں پر مشتمل شعری مجموعہ ہے۔ تبسمؔ بٹالوی کے پہلے شعری مجموعے "بے نام" میں اس ردیف پر مشتمل ایک غزل موجود ہے۔ ۲۰۱۹ء میں انھوں نے اسی ردیف میں ۵۷ غزلیں لکھ کر ایک شعری مجموعہ تخلیق کیا جو "برسات کے موسم میں" کے نام سے شائع ہوا۔ اس شعری مجموعے میں شامل تمام غزلوں کی بحر اور ردیف ایک ہی ہے۔ غزلیں اپنی معنویت، بلند خیالی اور ندرتِ فکر کا شاہ کار ہیں۔

محمد ایوب صابر لکھتے ہیں:

تبسمؔ بٹالوی کا ردیفی شعری مجموعہ کلام "برسات کے موسم میں" شعری افق پر ایک گراں قدر اضافہ ہے اس شعری مجموعے میں ایک ہی ردیف پر ۵۲ روز میں کتاب مکمل کرنا صرف تبسمؔ بٹالوی کا ہی حوصلہ اور ہمت ہے۔" (6)

نمونہ کلام

کالی سی گھٹا چھائی برسات کے موسم میں
تیری زلف جو لہرائی برسات کے موسم میں (7)
ٹھہرے ہوئے پانی کو رستہ دو گزرنے کا

ڈینگی سے بچا کرنا برسات کے موسم میں(8)

تبسّم بٹالوی کی شاعری جذبات واحساسات کے ساتھ ساتھ سماجی اقدار کی بہترین عکاس ہے۔وہ ایک دردمند دل رکھتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں سماجی احساسات کو نظرانداز نہیں کیاجاسکتا۔اکثراوقات ان کی شاعری دلی جذبات سے زیادہ عوامی احساسات کی ترجمان ہوتی ہے۔

سیّدازلان شاہ لکھتے ہیں:

”وہ زندگی کو اس کے اصل سے ہٹ کر دیکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔یہی ان کی زندگی اور شاعری دونوں کی سچائی ہے۔وہ باقاعدہ عوامی شعور کی بیداری کا علم بلند کیے ہوئے ہیں۔ان کی سوچوں کادھاراانسانیت کے اسرارورموز،خواہ ان کا تعلق ماضی سے ہو یا حال سے اس کی تلاش میں سرگرداں ہے۔“ (9)

۲۰۱۲ءمیں تبسّم بٹالوی کادوسرا شعری مجموعہ”احساس زندگی کا“شائع ہوا۔یہ شعری مجموعہ ان کی سماجی شاعری کا آغاز ہے۔اس شعری مجموعے میں ڈینگی وائرس کے حوالے سے آگاہی اوراحتیاطی تدابیر کو نظم کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔۲۰۰۱ء میں پنجاب بھر میں ڈینگی مچھر اوراس سے ہونے والے بخار سے سینکڑوں اموات ہوئیں۔پنجاب حکومت نے اپنے شہریوں کی حفاظت کے لیے الیکٹرانک اورپرنٹ میڈیا کے توسط سے آگاہی مہم کا آغاز کیا۔تبسّم بٹالوی کے قلم نے بھی اپنا فرض اداکرتے ہوئے”احساس زندگی کا“کے نام سے ایک شعری مجموعہ تخلیق کردیا۔

محمد طیب بھٹی لکھتے ہیں:

”تبسّم بٹالوی ایک قابل شاعر کے ساتھ ساتھ تحصیل گوجرہ کے ایک سماجی کارکن بھی ہیں انہوں نے عوام کی توجہ اس جانب مبذول کروانے کے لیے اپنے فن کو استعمال کیاجوانتہائی قابلِ تحسین ہے انہوں نے بہت خوبصورتی سے ڈینگی وائرس کے متعلق اس کی افزائشِ نسل کے مقامات اوران جگہوں کے خاتمے کے لیے احتیاطی تدابیراور بچاؤ کواپنی شاعری میں منظر کشی کی جوان کی قابلیت کامنہ بولتا ثبوت ہے۔“ (10)

تبسّم بٹالوی نے سماجی مسائل اوروبائی امراض کو بالخصوص موضوعِ سخن بنایاہے۔پولیووائرس کے حوالے سے عوامی آگاہی کے لیے ان کاشعری مجموعہ”ٹیڑھے پھول“۲۰۱۶ءمیں شائع ہوا۔یہ شعری مجموعہ قوم کے نونہال بچوں کوپولیووائرس سے بچانے کے لیے والدین کی آگاہی کے لیے تحریر کیا گیاہے۔وہ اپنے معاشرے کوذمہ داراورباشعور دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔اس لیے وہ پاکستان کے ہربچے کوپولیو سے محفوظ بناکراس کی صحت اور مستقبل محفوظ کرناچاہتے ہیں۔

سلمیٰ ریاض لکھتی ہیں:

”وہ والدین کو جھنجوڑ جھنجوڑ کر کہتے ہیں کہ آپ کے بچے کا مستقبل آپ کے ہاتھ میں ہے۔ کہیں وہ ماں سے التجا کرتے ہیں تو کہیں باپ کو احساس دلاتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جہاں آپ کی تھوڑی سی توجہ بچے کا مستقبل سنوار سکتی ہے۔ وہیں تھوڑی سی غفلت بچے کی پوری زندگی برباد کر سکتی ہے۔“(11)

تبسمؔ بٹالوی نے اپنی فکری توانائیوں کو معاشرے کی بہتری کے لیے استعمال کر کے اپنے سماجی شعور کا برملا اظہار کیا ہے انہوں نے نہ صرف معاشرے کی اخلاقی حالت بلکہ صحت مندانہ ماحول کے لیے بھی اپنی قلمی توانائیوں کا بہترین استعمال کیا ہے۔ مستقبل کی نسلوں کو بیماریوں کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک بامقصد سرگرمی کا آغاز کیا ہے۔

میجر (ر) اعظم کمالؔ لکھتے ہیں:

”اس سے قبل میں تبسم بٹالوی کو صرف ایک شاعر کے طور پر جانتا تھا۔ مگر ان کی یہ دونوں کتابیں ”احساس زندگی کا“ اور ”ٹیڑھے پھول“ دیکھنے کے بعد ان کی شخصیت کا ایک نیا پہلو میرے سامنے آیا ہے۔ وہ معاشرے کو ایک آئیڈیل معاشرے کے طور پر دیکھنے کا خواہاں ہے۔ جو ہر قسم کی بیماری سے پاک ہو۔“ (12)

تبسمؔ بٹالوی کا سگریٹ نوشی کے حوالے سے عوامی آگاہی کے لیے شعری مجموعہ ”کہیں راکھ نہ ہو جانا“ ۲۰۱۹ء میں شائع ہوا۔ اس شعری مجموعے کی اپنی ایک خاص اہمیت ہے۔ اس کی شاعری ادبی معیار کے ساتھ ساتھ سگریٹ نوشی کے جملہ نقصانات اس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا بھرپور احاطہ کرتی ہے۔ انھوں نے انتہائی سنگین معاشرتی مسئلے کو اپنی شاعری کا ذریعہ بنا کر ایک ادبی مجاہد کا کردار ادا کیا ہے۔ تبسمؔ بٹالوی نے سگریٹ نوشی کے حوالے سے عوامی آگاہی کا ماحول پیدا کر کے حقیقی معنوں میں سماج کا دکھ بانٹا ہے۔

ڈاکٹر خان محمد ساجدؔ لکھتے ہیں:

”تبسمؔ بٹالوی کی شاعری کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر نے اس عادت کے مضر اثرات کا نہایت گہرائی اور گیرائی سے مطالعہ کیا ہے۔ مثلاً وہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ تمباکو نوشی کینسر، ٹی بی، دمہ اور دل کے امراض کا باعث ہوتی ہے۔“(13)

نمونہ کلام

تم غم کو بھلانے میں کہیں راکھ نہ ہو جانا
دو کش ہی لگانے میں کہیں راکھ نہ ہو جانا(14)

تجھے جب پتہ ہے میرے بارے سارا
تو کیوں کر رہے ہو تباہی کا چارہ(15)

تبسمؔ بٹالوی کا شعری مجموعہ ”حرفِ آگہی“ کورونا وائرس کے بارے میں عوامی آگاہی کی شاعری پر مشتمل ہے۔ یہ شعری مجموعہ ۲۰۲۰ء میں شائع ہوا۔ تبسمؔ بٹالوی نے اپنی سیماب صفت طبیعت کے پیش نظر کورونا وائرس کے بارے میں بھی اپنی آگاہی کا شعری اظہار جاری رکھا۔ وطن عزیز

میں کورونا کا پھیلاؤ، خوف اور مسلسل اموات سے مایوس کن کیفیت پیدا ہو چکی تھی۔ لاک ڈاؤن سے کاروبار تباہ اور معمولات زندگی متاثر ہو چکے تھے۔ ایسے حالات میں تبسمؔ بٹالوی نے ایک بار پھر اپنے دردمندانہ احساسات کو منظوم شکل میں "حرفِ آگہی" کی صورت میں پیش کیا۔ وہ گوجرہ کے شعری ادب میں اپنی امتیازی اور منفرد حیثیت برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ غزل، نظم اور گیتوں کے ساتھ ساتھ وبائی امراض اور تمباکو نوشی کے حوالے سے ان کے چاروں شعری مجموعے ان کا ہی کارنامہ شمار ہوتے ہیں۔

محمد ارشد قادری لکھتے ہیں:

"موصوف نے ڈینگی مچھر اور اس سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر کے حوالے سے ۲۰۱۲ء میں "احساس زندگی کا" عوامی آگاہی برائے ڈینگی وائرس، ۲۰۱۶ء میں "ٹیڑھے پھول "عوامی آگاہی برائے پولیو وائرس اور ۲۰۱۹ء میں "کہیں راکھ نہ ہو جانا" عوامی آگاہی برائے سگریٹ نوشی جیسے شہکار شعری مجموعے پیش کیے۔" (16)

نمونہ کلام

نہ ہاتھوں کے دھونے میں کرنا کوتاہی
وگرنہ ہو سکتی ہے جاں کی تباہی
وبا ہے وبا کے نہ دریا میں بہنا
خدا کے لیے اپنے گھر میں ہی رہنا (17)

تبسمؔ بٹالوی کا شعری مجموعہ "نسبت" ۲۰۱۴ء میں شائع ہوا جو کہ نعتیہ کلام پر مشتمل ہے۔ انھوں نے بارگاہ رسالت میں اپنا منظوم نذرانہ عقیدت نہایت سادگی، سلامت اور روانی میں پیش کیا ہے اور اپنی ہمہ جہت اور ہمہ صنف شاعری کے پیشِ نظر "نسبت" کی شکل میں مدحتِ مصطفی ﷺ کا حق بھی ادا کر دیا ہے۔ تبسمؔ بٹالوی کی شاعری وفورِ جذبات اور عقیدت مندی کی بہترین مثال ہے۔ "نسبت" کا ہر شعر عقیدت، مدحت اور عشق رسول ﷺ کا ترجمان ہے۔

نسیم سحر لکھتے ہیں:

"تبسمؔ بٹالوی بھی ایک ایسے ہی خوش نصیب نعت گو شاعر ہیں جو اپنی بہترین کاوشوں کے ساتھ نعت کہہ رہے ہیں۔ ان کے اولین نعتیہ شعری مجموعے کا نام "نسبت" ہے اور مدحتِ نبی کی توفیق تو ملتی ہی کسی نسبت سے ہے۔ اس مناسبت سے اس مجموعہ نعت کا شاید اس سے بہتر کوئی نام ہی نہ ہو سکتا تھا۔" (18)

نمونہ کلام

وہ نسبت ہے خاک مبارک سے جن کو
وہی مہ جبیں ہیں مدینے کی گلیاں (19)

ISSN (P): 3006-6522
ISSN (E): 3006-6530

تبسم بٹالوی نے متنوع شاعری کے اعتبار سے تمام قابل ذکر اصاف شاعری میں شعری مجموعے لاکر گوجرہ کے شعری ادب کو وسیع تر کرنے میں اپنی صلاحیتیں بہتر انداز میں وقف کی ہیں۔اردو نظموں پر مشتمل شعری مجموعہ "ژرف"۲۰۱۳ءمیں شائع ہوا۔نظموں پر مشتمل دوسرا شعری مجموعہ "وفا کچھ اور کہتی ہے"۲۰۱۵ءمیں شائع ہوا۔"ژرف"کی نظمیں معاشرتی اصلاح کی آئینہ دار اور فکر واحساس کے اعلیٰ مقاصد کی عکاس ہیں۔شاعرانہ تخیل کے ساتھ ساتھ سماجی آہنگ بھی لیے ہوئے ہیں۔

فرہاد احمد فگار لکھتے ہیں:

"ایک فن کار کا فن پارہ تب تک معتبر نہیں ہوسکتا۔جب تک اس میں مقصدیت نہ ہو۔حقیقت واحساس نہ ہو۔ تبسم بٹالوی کے پاس تینوں چیزیں بہت خوش اسلوبی سے ملتی ہیں۔آپ کی نظموں میں وطن کی محبت اور ہم وطنوں کے دُکھ واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔"(20)

نمونہ کلام

جینا ہے بہت مشکل اور مر بھی نہیں سکتے
ہم روز جو کہتے ہیں وہ کر بھی نہیں سکتے(21)
ہوں کڑوے ثمر جن کے باغات بدل دینا
یا رب میرے گلشن کے حالات بدل دینا(22)

اردو نظموں پر مشتمل دوسرا شعری مجموعہ "وفا کچھ اور کہتی ہے"۲۰۱۵ءمیں شائع ہوا۔تبسم بٹالوی کی شاعری فن برائے زندگی کی بہترین عکاس ہے۔ان کی شاعری مقصدیت سے بھرپور اور عوامی احساسات کی ترجمان ہے۔اور معاشرے کے محروم طبقات کو ان کے حقوق کی آگاہی اور حصول کے لیے ایک بنیاد فراہم کرتی ہے۔اس شعری مجموعے میں تبسم بٹالوی نے رفتگان کو خراج تحسین کے ساتھ ساتھ ایک سماج کے پہلو میں بھی نمایاں کیے ہیں۔اور انہیں زیر بحث لاکر اپنی عوام دوستی اور وطن پرستی کا ثبوت دیا ہے۔اس شعری مجموعے میں انہوں نے اپنے استاد ناز خیالوی کے بارے میں دو نظمیں بھی تحریر کی ہیں۔

بشیر ربانی لکھتے ہیں:

"اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ معاشرے کا کوئی موضوع تبسم بٹالوی سے بچ نہیں سکتا۔معاملہ صحت کا ہو یا بڑھتی ہوئی بیماریوں اور برائیوں کا موقع خوشی کا ہو یا غمی کا،انہیں الفاظ کی حسن ترتیب سے اشعار اور پھر اشعار کو نظموں کی صورت میں فن کاری سے پیش کرنا ان کا خامہ ہے۔"(23)

نمونہ کلام

جس میں ہوں ہر روز دھما کے
اس سنسار سے ڈر لگتا ہے(24)
جس سے پوری ہو نہ رات کی روٹی بھی

ایسے کاروبار پہ ٹیکس ضروری ہے(25)

تبسم بٹالوی کا مزاحیہ شعری مجموعہ"سائل کٹ"کے نام سے۲۰۱۶ءمیں شائع ہوا۔مزاحیہ شاعری میں تبسم بٹالوی نے شوہر،بیویوں، حقوقِ نسواں،سوال اورعادت جیسے عنوانات کے تحت جوزعفرانی گل کھلائے ہیں وہ اپنی ترکیب، اندازاوراظہارِبیان کے حوالے سے منفرد انداز کے حامل ہیں۔"سائل کٹ"میں نسوانی شاعری کی مقدار کافی زیادہ ہے۔بالخصوص تبسم بٹالوی نے بیگم کو خوب تختہ مشق بنایا ہے۔

حکیم ارشد بیلی لکھتے ہیں:

"مزاح لکھناجوئے شیر لانے والی بات ہے۔مگر اپنے تبسم صاحب کسی فرہاد سے کم نہیں۔وہ اپنی طبیعت سے ہٹ کر بھی لکھنے کا ہنر جانتے ہیں۔"سائل کٹ"اس کا ایک بھرپور ثبوت ہے۔جو دل میں ٹھان لیتے ہیں کر لیتے ہیں۔"(26)

نمونہ کلام

اگر روٹھے کبھی بیگم منانے میں پہل کرنا
قدم جس کا نہیں بڑھتا وہ شوہر ہو نہیں سکتا(27)

تبسم بٹالوی نے میاں بیوی کے معاملات کو روزمرہ کی بات چیت کے انداز میں بیان کیا ہے اور ہلکے پھلکے مزاح سے قارئین کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیری ہے۔ تبسم بٹالوی کا شعری مجموعہ "گیت وفا کے"۲۰۲۰ءمیں شائع ہوا۔یہ شعری مجموعہ سدا بہار،شوخ اور رومانوی گیتوں پر مشتمل ہے۔ تبسم بٹالوی نے روزگار کے حوالے سے بطور قلم آپریٹر بھی کام کیا اوراس طرح گیتوں کی دنیا سے متعارف ہوئے۔ہمارے بہت سے صف اوّل کے شعرا امجد اسلام امجد،احمد ندیم قاسمی،فیض احمد فیض اور حبیب جالب نے بھی فلموں کے لیے گیت لکھے ہیں لیکن گوجرہ میں یہ اعزاز صرف تبسم بٹالوی کو حاصل ہے کہ ان کا سدا بہار گیتوں پر مشتمل شعری مجموعہ "گیت وفا کے"۲۰۱۰ءمیں شائع ہو چکا ہے۔یوں تبسم بٹالوی نے اس شعری محاذ پر بھی اپنی اولین پوزیشن کو بھی برقرار رکھا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر مقبول گیلانی لکھتے ہیں:

"تقسیم بٹالوی نے اپنے گیتوں میں خوابوں اور خیالوں کے ایسے باغ ایجاد کیے ہیں۔جن کے پھولوں کی خوشبو اور رنگ الگ الگ دیکھے جاسکتے ہیں۔آپ کے گیتوں میں تمام رنگ اپنی تمام تر رعنائی کے ساتھ موجود ہیں۔"(28)

تبسم بٹالوی نے مختلف اصناف سخن کے ساتھ ساتھ متنوع شعری تجربات بھی کیے ہیں۔جو ان کی مشکل پسندی،ریاضت اور مہم جوئی کے عکاس ہیں۔ان کا شعری مجموعہ "صناعت سخن"۲۰۲۲ءمیں شائع ہوا۔یہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد تجربہ ہے۔جس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔اس شعری مجموعے میں ایک صنعت میں مکمل غزل یا نظم ملتی ہے۔جو شعری دنیا میں تبسم بٹالوی کی عرق ریزی اور ریاضت کا واضح ثبوت ہے۔انھوں نے صنعتوں پر مکمل غزل یا نظم لکھ کر شعر و سخن سے وابستہ افراد کو شاعری کے نئے امکانات اور تجربات سے روشناس کروایا ہے۔یہ شعری تجربات نئے شاعروں کے لیے قابل تقلید مثال کا درجہ بھی رکھتے ہیں۔

ISSN (P): 3006-6522
ISSN (E): 3006-6530

تبسمؔ بٹالوی کا شعری مجموعہ "تضمین غالب" ۲۰۲۳ء میں شائع ہوا۔یہ شعری مجموعہ اپنی نوعیت اور سخن وری کے لحاظ سے منفرد مقام کا حامل ہے۔اشعار کی تضمین تو ایک روایتی عمل ہے جو عرصہ دراز سے جاری ہے لیکن کتابی شکل میں کسی ایک شاعر کی غزلوں کی تضمین کی ابھی تک مثال نہیں ملتی۔ تبسمؔ بٹالوی نے مرزا غالب کی ۷۵ غزلوں کی مصرعہ در مصرعہ تضمین کر کے اردو شعری ادب کے ساتھ ساتھ غالبیات کے لیے بھی ایک نیا شعری رجحان متعارف کروایا ہے۔

ڈاکٹر شبیر احمد قادری لکھتے ہیں:

> "تبسمؔ کی اختراعی اور ابداعی صلاحیت کی بدولت اس کتاب کی صورت میں غالب کے ساتھ لفظی و معنوی انسلاک ظہور میں آیا ہے۔جو قابل تحسین اور لائق ہزار ستائش ہے کہ یہ مجموعہ شاعر کی تازہ کاری کا مظہر ہے اور کیف و کم ہر دو اعتبار سے سرا ہے جانے کے قابل ہے۔"(30)

نمونہ کلام :پہلا شعر مرزا غالب کا ہے۔جب کہ دوسرے شعر میں اس کی تضمین کی گئی ہے:

موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی(31)

جب عہدِ وفا ہوا جاناں
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی (32)

"مٹی کے پھول" تبسمؔ بٹالوی کا ۲۰۲۳ء میں شائع ہونے والا دوسرا شعری مجموعہ ہے۔اس شعری مجموعے میں ۱۹۴۷ء سے ۲۰۲۳ء تک تحصیل گوجرہ کے مرحوم شعرا کے نام مناسبت سے صنعتِ ابداع استعمال کی گئی ہے اور ہر شاعر پر صنعتِ توشیح، صنعتِ توسیم اور صنعتِ تضمین کا استعمال کرتے ہوئے مکمل غزل لکھی گئی ہے۔شاعری میں یہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے۔اس شعری مجموعے میں ۴۵ مرحوم شعرا شامل ہیں۔جن کے بارے میں تاریخ پیدائش، تاریخ وفات، جائے مدفن کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ تبسمؔ بٹالوی نے گوجرہ کے ان ۴۵ مرحوم شعرا کو صنعتِ توشیح، صنعتِ توسیم اور صنعتِ تضمین کے خوبصورت امتزاج سے ایک بار پھر نئے سرے سے زندہ و جاوید بنا دیا ہے ۔

ڈاکٹر لیاقت علی لکھتے ہیں :

> "کلام منظوم پہلے سے بہت پابندیوں کا متقاضی ہے۔مگر صنائع بدائع کا شعوری استعمال اس کار دشوار کو اور بھی دشوار بنا دیتا ہے۔یہ تکنیکی کام، تکنیکی ذہن کے بغیر ممکن نہیں۔ تبسمؔ بٹالوی کو خالق کائنات نے شعری ذوق کے ساتھ ہنرمندی بھی عطا کی ہے جسے بروئے کار لاتے ہوئے وہ ان موضوعات کو نظم کرنے پر قادر ہیں جن کو اہلِ قلم عام طور نظر انداز کر دیتے ہیں۔"(33)

گوجرہ کے شاعر محبوب فلکی کے لیے(صنعت ابداع کے تناظر میں)

یہ وعدہ ہے تبسم کا کہ قول اپنا نبھاؤں گا
جسے محبوب رکھا ہے اسے محبوب رکھوں گا(34)

حوالہ جات

1۔ بشیر ربانی: "شہریار سخن" (اسامہ پرنٹرز، راول پنڈی، ۱۹۹۵ء) ص ۱۴

2۔ اسلم غزالی، تبسم بٹالوی مضمون، مشمولا: فیملی میگزین (مدیر اعلیٰ: رمیزہ مجید نظامی، شمارہ نمبر ۳ جلد نمبر ۲۹)، لاہور ۳۰ ستمبر تا ۱۶ اکتوبر ۲۰۱۸ء، ص ۴۲

3۔ سعید اقبال سعدی، ڈاکٹر: "الفاظ کا جادو گر، تبسم بٹالوی، ترقیم" (اکائی پبلی کیشنز، فیصل آباد، ۲۰۱۹ء) ص ۱۱

4۔ تبسم بٹالوی: "ترقیم"، (اکائی پبلی کیشنز، فیصل آباد ۲۰۱۹ء) ص ۴۸

5۔ ایضاً، ص ۶۷

6۔ محمد ایوب صابر، "نئی منزلوں کا سفر، تبسم بٹالوی، برسات کے موسم میں" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۲۳ء) ص ۲۳

7۔ تبسم بٹالوی: "برسات کے موسم میں" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۲۳ء) ص ۳۷

8۔ ایضاً، ص ۴۸

9۔ اذلان شاہ، تبسم بٹالوی مضمون، مشمولا: ریلیف، ہفت روزہ، فیصل آباد، شمارہ نمبر ۳ جلد نمبر ۱۴، ۱۸ دسمبر ۲۰۲۲ء، ص ۴

10۔ محمد طیب بھٹی: "کار خیر، تبسم بٹالوی، احساس زندگی کا" (ون مین پبلی کیشنز، فیصل آباد، ۲۰۱۲ء) ص ۱۴

11۔ سلمیٰ ریاض: "جذبے کو سلام، تبسم بٹالوی، ٹیڑھے پھول" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۱۶ء) ص ۱۷

12۔ اعظم کمال: "تبسم بحثیت تخلیق کار، تبسم بٹالوی، ٹیڑھے پھول" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۱۶ء) ص ۲۱

13۔ خان محمد ساجد، ڈاکٹر: "کہیں راکھ نہ ہو جانا، تبسم بٹالوی، " (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۱۶ء) ص: ۲۲

14۔ تبسم بٹالوی: "کہیں راکھ نہ ہو جاتا" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۱۶ء) ص ۳۸

15۔ ایضاً، ص ۳۶

16۔ محمد ارشد قادری: "پہلی صف کے مجاہد، تبسم بٹالوی، حرف آگہی" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۲۰ء) ص ۱۱

17۔ تبسم بٹالوی: "حرف آگہی" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۲۰ء) ص ۴۶

18۔ نسیم سحر: "کچھ نسبت کی نسبت سے، تبسم بٹالوی، نسبت" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۱۴ء) ص: ۱۷

19۔ تبسم بٹالوی: " نسبت" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۱۴ء) ص ۴۲

20۔ فرہاد احمد فگار: "مقصدیت سے بھر پور شاعری، تبسم بٹالوی، ژرف" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۱۳ء) ص ۱۱

21۔ تبسم بٹالوی: "ژرف" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۱۳ء) ص ۷۶

22۔ ایضاً، ص ۷۶

23۔ بشیر ربانی: "تبسم بٹالوی ادب کا انتھک مسافر، تبسم بٹالوی، وفا کچھ اور کہتی ہے" (نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۱۵ء)، ص ۱۲

ISSN (P): 3006-6522
ISSN (E): 3006-6530

24۔ تبسمؔ بٹالوی: "وفا کچھ اور کہتی ہے"(نزول پبلشنگ، گوجرہ،۲۰۱۵ء)، ص۹۴

25۔ ایضاً، ص۹۱

26۔ حکیم ارشد بیلی:" ہوا کا تازہ جھونکا، تبسم ؔبٹالوی،سائل کٹ"(نزول پبلشنگ، گوجرہ،۲۰۱۶ء) ص۱۳

27۔ تبسمؔ بٹالوی:"سائل کٹ"(نزول پبلشنگ، گوجرہ،۲۰۱۶ء) ص۵۰

28۔ ایضاً، ص۵۰

29۔ مقبول گیلانی، پروفیسر،ڈاکٹر:"گیت وفا کے ۔۔۔ وفا کی علامت، تبسمؔ بٹالوی،گیت وفا کے "(نزول پبلشنگ، گوجرہ،۲۰۲۰ء) ص : 18

30۔ شبیر احمد قادری،ڈاکٹر:"تبسمؔ بٹالوی، تضمین غالب" (نزول پبلشنگ، گوجرہ،۲۰۲۲ء) بیک فلیپ

31۔ علی حیدر نظم،سید، طباطبائی:"شرح دیوان غالب،مرتب : ظفر احمد صدیقی"(بک کارنر،شوروم، جہلم۲۰۱۳ء) ص ۳۴۳

32۔ تبسمؔ بٹالوی:" تضمینِ غالب"(نزول پبلشنگ، گوجرہ،۲۰۲۳ء) ص۳۵

33۔ لیاقت علی،ڈاکٹر:"شعری ذوق اور ہنر مندی، تبسمؔ بٹالوی، مٹی کے پھول"(نزول پبلشنگ، گوجرہ،۲۰۲۳ء) ص۲۵

34۔ تبسمؔ بٹالوی:"مٹی کے پھول"(نزول پبلشنگ، گوجرہ،۲۰۲۳ء) ص۴۰